

آئیں عمرہ کریں

تصحیح، ترتیب وتزئین

مفتی سعد عبدالرزاق

فاضل جامعہ فاروقیہ

متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

المیزاب پبلشرز
کراچی، پاکستان

آئیں عمرہ کریں

تصحیح، ترتیب وتزئین

مفتی سعد عبدالرزاق

فاضل جامعہ فاروقیہ
متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

المیزاب پبلشرز
کراچی، پاکستان

مفتی سعد عبدالرزاق صاحب سے مسائل دریافت کرنے کے لئے
اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

+92 321 2022205

کتاب کا نام: ______ آئیں عمرہ کریں

مصنّف: ______ مفتی سعد عبدالرزاق

طبع اول: ______ اگست 2023

ناشر: ______ المیزان پبلشرز کراچی، پاکستان

باہتمام: ______ نبیل احمد

عرض مرتب

بفضلہٖ تعالیٰ پچھلے کئی سالوں سے آئیں حج کریں کے ایڈیشن شائع ہورہے ہیں کچھ دوستوں کے اصرار اور مشورے سے اس کتاب کا وہ حصہ جو عمرہ کے مسائل پر مشتمل ہے شائع کیا جارہا ہے، بندہ ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنھوں نے بندہ کی رہنمائی فرمائی اور چند اہم اصلاحات کی طرف بندہ کی توجہ دلائی جس کی وجہ سے آج یہ رسالہ آپ حضرات کے سامنے ہے، آپ سب سے گزارش ہے کہ دوران عمرہ ہم سب کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں، خصوصا میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو میرے شیخ واصف منظور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی کامل مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

فقط والسلام

سعد عبدالرزاق

+92 321 2022205

فہرست

چند ضروری باتیں

میرے عزیز بھائیو اور بہنوں! ہم سب بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے ہمیں اپنے گھر کی طرف سفر کرنے کا اعزاز بخشا، دنیاوی مشاغل سے فراغت نصیب کی، اسباب کا انتظام کیا اور سب سے بڑی بات کہ ہمیں شرف قبولیت بخشا، یہاں تک کہ ہم اپنے سفر کا آغاز کر رہے ہیں سب سے پہلے کچھ اصطلاحی الفاظ کے معنی سمجھ لیں تا کہ کتاب کا سمجھنا اور ارکان کا ادا کرنا آسان ہو جائے۔

چونکہ اکثر عمرہ کرنے والے چونکہ عربی نہیں سمجھتے، لہٰذا وہ ان الفاظ کو بھی نہیں سمجھ پاتے، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی وضاحت کر دی جائے، ان باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں، کیونکہ آئندہ اصطلاحی الفاظ کا ذکر بار بار آئے گا۔

تسبیح: سُبحَانَ اللہ کہنا۔

تکبیر: اَللّٰہُ اَکبَر کہنا۔

تلبیہ: لَبَّیْكَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ۔

تہلیل: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنا۔

آفاقی: ایسا شخص جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہو اسے آفاقی کہتے ہیں، جیسے پاکستانی، مصری، شامی، وغیرہ۔

میقات: وہ مقام جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔

میقاتی: میقات کا رہنے والا۔

حل: حدود حرم اور حدود میقات کے درمیانی علاقے کو حل کہتے ہیں، کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام ہوتی ہیں۔

حرم: مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دُور تک زمین حرم کہلاتی ہے، اس کی حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا وغیرہ حرام ہے۔

مکی: مکہ مکرمہ کا رہنے والا۔

ذوالحلیفہ: یہ ایک جگہ کا نام ہے، مدینہ منورہ سے تقریباً چھ میل پر واقع ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے میقات ہے، اسے آج کل بیرعلی کہتے ہیں۔

عمرہ: حل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کی سعی کر کے بال منڈوانا یا کتروادینا۔

احرام: کے معنی حرام کرنا، عمرہ کرنے والا جس وقت عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ **لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ** پڑھتا ہے، تو اس پر چند حلال چیزیں احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں، اس لئے اسے احرام کہتے ہیں۔

مُحرم: احرام باندھنے والا۔

بیت اللہ: یعنی کعبہ یہ مکہ معظّمہ میں مسجد حرام کے بیچ میں ایک مقدس مکان ہے اور دنیا میں سب سے پہلا عبادت خانہ ہے، اس کو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے بنایا تھا، پھر منہدم ہو جانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے اس کو تعمیر کیا، پھر حضرت ابراہیم

علیہ السلام نے، پھر قریش نے ،پھرحضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے، پھر عبدالملک نے،اس کے بعدبھی مختلف زمانوں میں کچھ اصلاح اورمرمت ہوتی رہی ہے، یہ مسلمانوں کا قبلہ ہےاور بڑابابرکت اورمقدس مقام ہے۔

طواف: بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکرلگانے کوطواف کہتے ہیں، ہر طواف میں سات چکراورآٹھ استلام ہوتے ہیں۔

شوط: ایک چکر بیت اللہ کے چاروں طرف لگانا۔

مطاف: طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے۔

حجراسود: یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت دودھ کی طرح سفید تھا،لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا، یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی گوشہ میں انسانی قد کے قریب اونچائی پر بیت اللہ کی دیوار میں گڑا ہوا ہے،اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

اِستلام: حجراسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا، یا حجراسود کی طرف دورہی سےصرف اشارہ کرنا۔

اضطباع: احرام کی چادرکوداہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر

ڈالنا۔

رمل: عمرہ کے طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنا۔

مقام ابراہیم: جنتی پتھر ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا۔

ملتزم: حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار جس پر لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

حطیم: بیت اللہ کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل انسانی قد کے برابر دیوار سے کچھ حصہ زمین کا گھرا ہوا ہے، اس کو حطیم کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے جب قریش نے خانہ کعبہ کو تعمیر کرنا چاہا، تو یہ اتفاق کیا کہ اس میں اپنی حلال کمائی خرچ کی جائے گی، لیکن حلال سرمایہ کم تھا، اس وجہ سے شمال کی جانب قدیم بیت اللہ میں سے تقریباً چھ گز شرعی جگہ چھوڑ دی، اس چُھٹی ہوئی جگہ کو حطیم کہتے ہیں، اصل حطیم چھ گز شرعی کے قریب ہے، اب کچھ احاطہ زائد بنا ہوا ہے۔

رکن یمانی: بیت اللہ کا جنوب مغربی گوشہ جو یمن کی جانب ہے۔

زمزم: مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب ایک مشہور چشمہ ہے، جسے حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اپنے نبی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کے لئے جاری کیا تھا۔

سعی: صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔

صفا: بیت اللہ کے قریب جنوبی طرف، ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

میلین اخضرین: صفا اور مروہ کے درمیان میں دو سبز میل (نشان) لگے ہوئے ہیں، جن کے درمیان سعی کرنے والے (مرد) دوڑ کر چلتے ہیں۔

مروہ: بیت اللہ کے شرقی شمالی گوشہ کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔

حلق: سر کے بال مُنڈوانا۔

قصر: بال کتروانا۔

دم: احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے حدود حرم میں بکری

وغیرہ ذبح کرنا واجب ہوتی ہے، اس کو دم کہتے ہیں۔

صدقہ: احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے صدقہ فطر کے برابر صدقہ دینا لازم ہوتا ہے۔

نوٹ: جنایت کی وجہ سے لازم ہونے والا دم حدود حرم ہی میں دیا جائے گا جبکہ صدقہ کہیں بھی دیا جاسکتا ہے۔

نقشہ افعال عمرہ

عمرہ کا احرام باندھنے کی صورت میں کئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
۱	احرام عمرہ	فرض
۲	طواف	فرض
۳	سعی	واجب
۴	سر منڈوانا یا کتروانا	واجب

نوٹ: عمرہ کرنے والا سر منڈوانے یا ایک چوتھائی سر کے بال کٹوانے کے

بعد عمرے کے احرام سے حلال ہوجائے گا،صرف چند بال کٹوا لینے کی صورت میں احرام نہیں کھلے گا،عورتیں اپنے سر کے تمام بال ایک جگہ جمع کرکے انگلی کے ایک پورے کے بقدر کاٹ لیں یا کسی سے کٹوالیں۔

اگر عمرہ کرنے والا بال کٹوانے کے علاوہ عمرے کے تمام افعال ادا کر چکا ہے تو وہ اپنے بال بھی کاٹ سکتا ہے اور اپنے بال کٹنے سے پہلے دوسروں کے بال بھی کاٹ سکتا ہے۔

احرام باندھنے سے پہلے کے چند ضروری کام

احرام باندھنے سے پہلے ہر ایک سے چاہے رشتہ دار ہوں، پڑوسی ہوں، کاروباری ہوں، ہم پیشہ ہوں، الغرض جس سے بھی کسی قسم کی معاملہ داری ہے، اس سے معافی مانگیں اور جہاں تک ممکن ہو تلافی کی کوشش کریں۔

سفر شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت کا جائزہ لیں اور صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے اور اس کی رضا کے حصول اور آخرت کے ثواب کو اپنا مقصد بنائیں، اس کے علاوہ کوئی چیز آپ کے اس مبارک سفر کا سبب نہ ہو، اللہ

کے یہاں وہی عمل مقبول ہوتا ہے، جو خالص اس کی رضا کے لئے کیا گیا ہو۔

اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلیں، یاد رکھئے......! توبہ کی تین شرطیں ہیں:

١ اگر گناہ کے کام میں مبتلا ہے تو اسے اسی وقت چھوڑ دے۔

٢ اب تک جو گناہ ہوئے ان پر ندامت ہو۔

٣ اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ عزم ہو۔

نوٹ: اگر حقوق العباد میں کمی کی ہے تو یہ شرط ہے کہ اس کی تلافی کی جائے۔

احرام

عربی زبان میں احرام کے معنی بے حرمتی نہ کرنا، یا اپنے اوپر کسی چیز کا حرام کرلینا کے ہے، اور احرام کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کچھ چیزیں جو احرام سے پہلے حلال تھیں، مثلاً پہلے سلے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، حجامت بنانا وغیرہ جائز تھا، نیت اور تلبیہ کے ساتھ احرام باندھ لینے کے بعد ان چیزوں کو اپنے اوپر لازمی طور سے ممنوع اور حرام کرلینا۔

نوٹ: عموماً ان چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جو مرد احرام کی نیت کے بعد

پہنتے ہیں، یاد رکھئے! احرام نیت کا نام ہے اور جو چادریں جو احرام کی نیت کے بعد باندھی جاتی ہیں وہ درحقیقت احرام نہیں بلکہ احرام کا لباس ہیں۔

واجباتِ احرام

۱ سلے ہوئے کپڑے شروع احرام سے آخر تک نہ پہننا۔

۲ میقات سے احرام باندھنا یعنی اس سے مؤخر نہ کرنا، یہ احرام گھر سے چلتے وقت بھی باندھ سکتے ہیں، یاد رہے کہ اگر کسی کا مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہوتو ہر حال میں میقات سے گزرتے ہوئے حالت احرام میں ہونا واجب ہے، احرام کے بغیر میقات سے آگے بڑھنا جائز نہیں۔

۳ ممنوعاتِ احرام سے بچنا۔

احرام کی تیاری

مستحب ہے کہ احرام باندھنے کے لئے غسل سے پہلے اپنے ہاتھوں اور پیروں کے ناخن کاٹ لے، بغل اور زیر ناف بال صاف کرلے اور صابن وغیرہ سے نہالے، تاکہ اچھی طرح صفائی حاصل ہوجائے، غسل کرتے وقت

یہ نیت کرے کہ یہ غسل احرام باندھنے کے لئے کررہا ہوں، غسل یا وضو، احرام کے لئے شرط نہیں ہے اور نہ ہی واجباتِ احرام میں سے ہے، لیکن ان کو بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینا مکروہ ہے، احرام کا کپڑا سفید ہونا افضل ہے، البتہ رنگین بھی جائز ہے، ایک کپڑا بھی احرام میں کافی ہے، البتہ دو کپڑے سنت ہیں اور دو سے زائد بھی جائز ہیں، لیکن سلے ہوئے نہ ہوں۔

مرد حضرات حجامت، صفائی اور غسل سے فارغ ہو کر دو چادریں باندھ لیں، ایک چادر ناف کے اوپر سے نیچے تک باندھیں اور دوسری چادر اوڑھ لیں دونوں بازو ڈھکے رہیں، یہ چادریں احرام کا لباس ہیں کیونکہ احرام کی حالت میں مردوں کے لئے سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے، پھر کنگھا کریں اور جسم پر ایسی خوشبو لگائیں جس کا جسم باقی نہ رہے اور ایسی چپل پہن لیں جس میں پاؤں کی ابھری ہوئی ہڈی (جس پر جوتے کا تسمہ باندھا جاتا ہے) کھلی رہے، خواتین کے لئے احرام کا کوئی مخصوص لباس نہیں بلکہ وہ حسب معمول سلے ہوئے کپڑے اور جوتے پہنی رہیں۔

گھر سے روانگی

اس بات کی وضاحت ہو چکی کہ احرام چادروں کا نام نہیں بلکہ نیت کا نام ہے، احرام کی نیت کر کے انسان اپنے اوپر چند کاموں کو حرام کر لیتا ہے، جو عام حالات میں اس کے لئے حلال ہیں، جیسے سلا ہوا کپڑا پہننا وغیرہ اور بغیر احرام کے میقات سے گزرنا منع ہے، دو چادریں جس کو عام طور پر احرام کہا جاتا ہے، یہ احرام کا لباس ہے، اس لئے احرام کی نیت کرنے سے پہلے دو چادریں باندھ لیں اور ابھی نیت نہ کریں، سر ڈھانپ کر خوب خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت احرام کے نفل ادا کیجئے اور خوب عاجزی کے ساتھ اللہ سے اپنے لئے، اپنے عزیز واقارب، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور پوری امت مسلمہ کے لئے دعا مانگیں، اب گھر سے مسنون طریقے سے نکلیں، گھر سے نکلتے ہوئے دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔

ائیرپورٹ پہنچ کر جب پرواز یقینی ہو جائے، تو احرام کی نیت کر لیں اور اگر

جہاز میں بیٹھنے کے بعد میقات گزرنے سے پہلے نیت کرنا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے، البتہ بغیر احرام کی نیت کئے میقات سے گزر گئے، تو دم دینا ہوگا۔

احکام سفر

١ شریعت کی نظر میں جو مسلمان اڑتالیس 48 میل (تقریباً اٹھتر 78 کلومیٹر) کے سفر کا ارادہ کر کے اپنے گھر سے روانہ ہو، اسے مسافر کہتے ہیں، ایسے شخص پر شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی، ظہر، عصر اور عشاء کی نماز بجائے چار فرض کے دو فرض ہو جاتی ہے، اسے قصر کہتے ہیں۔

٢ فجر، مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں ہوتی جس طرح عام حالات میں پڑھی جاتی ہیں سفر میں بھی اسی طرح پڑھی جائیں گی۔

٣ اگر کوئی مسافر کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو اسے پوری نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

٤ اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز نہ پڑھ رہا ہو تو اسے ہر حال میں قصر نماز ہی پڑھنا ہوگی، اگر پوری نماز پڑھ لی تو گناہ گار ہوگا اور اگر پوری نماز

پڑھنے کی صورت میں سجدہ سہو نہ کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

۵ مسافر اپنے شہر سے نکلنے کے بعد اگر کسی جگہ قیام کا ارادہ کرے، اگر اس نے وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ کیا تو یہ مسافر اب وہاں مقیم ہو جائے گا اور اب اسے پوری نماز پڑھنا ہوگی، لہٰذا اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ جا کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت کرے گا تو اسے وہاں پوری نماز پڑھنا ہوگی۔

نیت

عمرہ کے احرام کی نیت کرنے سے پہلے مرد اپنے سر کو کھول لیں یعنی ٹوپی وغیرہ اتار دیں اور عورتیں احرام کا مخصوص نقاب ڈھانپ لیں۔

یاد رکھئے......! احرام کی حالت میں بھی عورت کو چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت نہیں اور ایسا نقاب اوڑھنے کی بھی اجازت نہیں جو چہرے سے لگا ہوا ہو، اس لئے ایسے نقاب کا انتظام کیجئے، جو چہرے سے بھی نہ لگے اور بے پردگی بھی نہ ہو آج کل بازار میں ایسے نقاب بآسانی دستیاب ہوتے ہیں۔

اب عمرہ کی نیت کیجئے اگر عربی میں یاد ہو تو عربی میں، ورنہ دل ہی دل میں عمرے کی نیت کرلیں عربی میں نیت کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں آپ اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور میری طرف سے قبول فرمالیں۔

نیت کرنے کے بعد مرد حضرات بآواز بلند اور خواتین آہستہ آواز میں تلبیہ پڑھیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

لَبَّیْكَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ

تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں اگر یاد ہو تو یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّۃَ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارَ

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کے غصے اور آگ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

نوٹ: یہ یاد رہے کہ تلبیہ کے بغیر احرام کی نیت مکمل نہیں ہوتی، یعنی کسی نے نیت کی لیکن تلبیہ نہیں پڑھا تو اس نیت اور احرام کا کوئی اعتبار نہیں۔

سفر کے دوران تلبیہ کثرت سے پڑھیں، یہ آپ کے لئے سب سے افضل ذکر ہے، فضول گفتگو، اخبار ورسائل پڑھنے سے بچیں، کوشش کریں کہ موبائل کا استعمال کم از کم ہو اور بند ہی کر دیں تو بہت ہی اچھی بات ہوگی اور اگر جہاز میں نماز کا وقت ہو جائے تو با وضو ہو کر قبلہ کی سمت معلوم کر کے قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو کر نماز ادا کریں کسی کے منع کرنے پر نماز نہ چھوڑیں۔

یاد رکھئے......! جس طرح آپ کا یہ سفر ایک عبادت کی غرض سے ہے، نماز بھی ایک اہم ترین عبادت ہے، جس کا چھوڑنا کسی حالت میں جائز نہیں۔

نیت اور تلبیہ کے بعد آپ احرام کی پابندیوں میں داخل ہو چکے ہیں، لہٰذا احرام کی ممنوعات سے بچیں۔ **یاد رکھئے......!** ممنوعات چاہے آپ جان بوجھ کر کریں یا بھول کر، سوتے ہوئے کریں یا جاگتے ہوئے، خوشی سے کریں یا زبردستی کوئی آپ کو مجبور کر دے، ہر حال میں اس کا عوض اور بدلہ (قربانی، صدقہ یا روزہ) ادا کرنا ہوگا ممنوعات کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

بیت اللہ پر پہلی نظر

جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو تلبیہ پڑھنا بند کر دیں اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَر اور تین مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله کہیں، راستہ سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور دعا مانگیں اگر یاد ہو تو یہ دعا مانگیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ

یا اللہ آپ سلام ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہے اے ہمارے رب ہمیں سلامتی

اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَّتَكْرِيمًا وَمُهَابَةً

کے ساتھ زندہ رکھ، یا اللہ اپنے اس گھر کی تعظیم وتکریم اور شرف وہیبت میں اضافہ کر

وَّزِدْ مَنْ حَجَّهٗ اَوِاعْتَمَرَهٗ تَشْرِيفًا وَّتَكْرِيمًا وَّتَعْظِيمًا وَّبِرًّا

اور جو اس گھر کا حج کرے یا عمرہ کرے اسکی تعظیم وتکریم اور شرف اور ثواب کو بڑھا دے

افعالِ عمرہ

فرائضِ عمرہ: عمرہ کے دو فرض ہیں۔

1. احرام۔
2. طواف۔

واجباتِ عمرہ: عمرہ کے دو واجب ہیں۔

1. صفا مروہ کی سعی کرنا۔
2. حلق (بال منڈوانا) یا قصر (کم از کم ایک چوتھائی کٹوانا)۔

طواف شروع کرنے سے پہلے

طواف کے لئے مطاف (طواف کی جگہ) میں آئیں، حجرِ اسود کی طرف چلیں، حجرِ اسود کی سیدھ کے قریب پہنچ کر طواف کرنے والوں سے پیچھے ہٹ جائیں اور احرام کی چادر کے ایک سرے کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال دیں اس طرح کے داہنا کندھا کھلا رہے، اسے اضطباع

کہتے ہیں۔اضطباع ہراس طواف میں کرنا سنت ہے جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو، اور یہ پورے طواف میں ہوگا، اگر کوئی اضطباع کرنا بھول جائے تو وہ اس سنت سے محروم رہا اور اس سنت کا کوئی بدل نہیں۔

طواف کی نیت

اب بیت اللہ کی طرف چہرہ کرلیں حجر اسود کی سیدھ کے بائیں طرف کھڑے ہوکر عمرہ کے طواف کی نیت کریں۔نیت کے الفاظ زبان سے کہنا ضروری نہیں دل میں ارادہ اور نیت کر لینا بھی کافی ہے۔پھر حجر اسود کا استقبال کریں یعنی دونوں ہاتھ تکبیر تحریمہ (نماز کی پہلی تکبیر) کی طرح اٹھائیں اور **بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہتے ہوئے ہاتھ نیچے کرلیں، اب حجر اسود کی سیدھ میں کھڑے ہوں اور دونوں ہاتھ کانوں تک تکبیر تحریمہ کی طرح اٹھائیں اس طرح کہ ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف ہو اور **بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ** کہیں پھر دونوں ہاتھ نیچے گرادیں، پھر حجر اسود کو بوسہ دیں، یا ہاتھ یا لکڑی وغیرہ سے حجر اسود کو

چھوکر ہاتھ یا لکڑی کو بوسہ دیں، بشرطیکہ حجر اسود پر خوشبو نہ لگی ہوئی ہو اور ایسا کرنے سے کسی کو تکلیف نہ ہوتی ہو، چونکہ آج کل عموماً حجر اسود پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے حالت احرام میں بوسہ نہ دے صرف اشارہ کریں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف کریں گویا ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھ رہے ہیں پھر **بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ** پڑھیں اور ہتھیلیوں کی اندرونی جانب کو چوم لیں۔

طواف کا طریقہ

حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد اسی حالت پر کھڑے کھڑے مڑ جائیں کہ قدم اپنی جگہ سے نہ ہٹیں اور طواف کرنا شروع کر دیں، عمرے کے طواف اور ہر اس طواف کے پہلے تین چکروں میں مردوں کے لئے رمل کرنا سنت ہے جس کے بعد سعی کرنی ہو، رمل کا مطلب یہ ہے کہ اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے تیزی سے چلنا، جس طرح پہلوان اکھاڑے میں چلتا ہے لیکن اس

بات کا ضرور خیال رکھیں کہ آپ کے کسی فعل سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے، دوران طواف نگاہ سامنے رکھیں، طواف کے دوران بیت اللہ کو دیکھنا بے ادبی ہے، بیت اللہ کی طرف سینہ اور پشت نہ کریں، دعا کرتے رہیں اور ذکر کرتے رہیں، طواف میں حطیم کو جو درحقیقت کعبہ شریف کا حصہ ہے ضرور شامل کریں ورنہ طواف ادھورا رہ جائے گا۔

نوٹ: طواف کے وقت ہجوم میں جبکہ اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے، مسلسل کتاب یا قرآن شریف کو ہاتھ میں رکھنا اور نگاہ کتاب پر جما کر طواف کی دعائیں پڑھنا فرض کے برابر سمجھا جاتا ہے، خواہ کسی سے ٹکراتے جائیں، ٹھوکریں کھاتے جائیں اور چاہے کتاب وغیرہ گر کر قدموں میں کچل جائے (اور ایسا عموماً ہوتا ہے) اور اسی کو عبادت سمجھا جائے، یاد رکھئے! جو دعائیں عام طور پر طواف کے دوران پڑھی جاتی ہیں، ان میں سے کوئی خاص دعا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول نہیں، اس لئے جو دعا یاد ہو وہ مانگے، یا ذکر کرے، البتہ رکن یمانی (بیت اللہ کا وہ کونا جو حجر اسود سے پہلے ہے) سے حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا سنت سے ثابت ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پھر حجرِ اسود کی سیدھ میں پہنچیں اور حجرِ اسود کا استلام کریں، یہ طواف کا ایک چکر پورا ہوا، اسی طرح سات چکر پورے کریں، ہر چکر کے بعد حجرِ اسود کا استلام کریں، تین چکروں کے بعد مرد رمل کرنا چھوڑ دیں اور عام انداز میں چلیں، سات چکر پورے ہونے کے بعد آٹھویں مرتبہ حجرِ اسود کا استلام کریں، آپ کا طواف پورا ہو گیا اب کندھے ڈھک لیں۔

نوٹ: طواف کے لئے باوضو رہنا شرط ہے بغیر وضو کے طواف نہیں ہوتا۔

واجباتِ طواف

١ طہارت یعنی حَدثِ اکبر اور حَدثِ اصغر دونوں سے پاک ہونا یعنی حیض ونفاس وجنابت سے پاک ہونا اور بے وضو نہ ہونا۔

٢ سترِ عورت ہونا یعنی جسم کا جو جو حصّہ چھپانا فرض ہے، اس کو چھپانا۔

٣ جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو، اس کو پیدل طواف کرنا۔

۴ داہنی طرف سے طواف شروع کرنا،یعنی حجرِ اسود سے بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلنا۔

۵ حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔

۶ پورا طواف کرنا یعنی طواف کے سات چکر پورے کرنا۔

۷ ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔

محرماتِ طواف

۱ حَدثِ اکبر یعنی جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں اور حَدثِ اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں طواف کرنا حرام ہے۔

۲ اس قدر سترِ کھلا ہونے کی حالت میں طواف کرنا،جس قدر ستر کھلا ہونے سے نماز نہیں ہوتی یعنی چوتھائی عضو یا اس سے زیادہ۔

۳ بلا عذر سوار ہو کر، یا کسی کے کندھے وغیرہ پر چڑھ کر، یا پیٹ یا گھٹنوں کے بَل چل کر، یا الٹا ہو کر یا الٹی طرف سے طواف کرنا۔

۴ طواف کرتے ہوئے حطیم کے بیچ سے گزرنا۔

۵ طواف کا کوئی چکّر یا چکّر کا کچھ حصّہ ترک کر دینا۔

۶ حجرِ اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا۔

۷ بیت اللہ شریف کی طرف سینہ کر کے طواف کا کچھ حصّہ بھی ادا کرنا حرام ہے، البتہ جب حجرِ اسود کے سامنے پہنچے تو استلام کرنے کے لئے حجرِ اسود کی طرف منہ اور سینہ کرنا جائز ہے۔

۸ طواف میں جو چیزیں واجب ہیں ان میں سے کسی کو ترک کرنا۔

مکروہاتِ طواف

۱ طواف کے دوران فضول، بلاضرورت اور بے فائدہ بات چیت کرنا۔

۲ خرید و فروخت کرنا یا خرید و فروخت سے متعلق گفتگو کرنا۔

۳ ذکر یا دعا بلند آواز سے کرنا۔

۴ ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔

۵ جس طواف میں رمل اور اضطباع سنّت ہے، اس طواف میں رمل اور اضطباع کو بلا عذر ترک کرنا۔

۶ حجرِ اسود کا استلام نہ کرنا۔

۷ حجرِ اسود کے بالمقابل آئے بغیر ہاتھ اٹھانا۔

۸ طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا یعنی وقفہ کرنا، یا کسی دوسرے کام میں مشغول ہونا۔

۹ طواف کرتے ہوئے ارکان بیت اللہ پر، یا کسی جگہ دعا کے لئے رکنا۔

۱۰ دورانِ طواف کھانا کھانا۔

۱۱ دو یا زیادہ طواف اکٹھا کرنا اور درمیان میں دوگانہ طواف نہ پڑھنا۔

۱۲ خطبہ کے وقت طواف کرنا۔

۱۳ فرض نماز کی تکبیر و اقامت کے وقت طواف شروع کرنا۔

۱۴ دونوں ہاتھ طواف کی نیّت کے وقت تکبیر پڑھے بغیر اٹھانا۔

۱۵ دوران طواف دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا یا نماز کی طرح ہاتھ باندھنا۔

۱۶ پیشاب، پائخانہ کے تقاضے یا ریح کے غلبہ کے وقت طواف کرنا۔

۱۷ بھوک یا غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔

۱۸ بلا عذر جُوتا پہن کر طواف کرنا۔

۱۹ حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے علاوہ کسی اور جگہ استلام کرنا۔

ملتزم پر دعا

آٹھویں مرتبہ حجر اسود کا استلام کر کے اب ملتزم پر آیئے اور یہاں آ کر دونوں ہاتھ اوپر کر کے سینہ اور رخسار دیوار سے لگائیں اور خوب دعا کریں، یہاں دعا قبول ہوتی ہے، لیکن ایک بات کا خیال رکھئے کہ چونکہ ملتزم پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے، اس لئے احرام کی حالت میں ملتزم سے نہ چمٹیں بلکہ صرف وہاں کھڑے ہو کر دعا مانگ لیں۔

ایک ضروری وضاحت: عام طور پر لوگ کعبہ شریف کے دروازے کو ملتزم سمجھتے ہیں اور اسی سے چمٹے رہتے ہیں، جبکہ ملتزم پر جگہ خالی ہوتی ہے، درحقیقت ملتزم حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کی درمیانی دیوار کا نام ہے۔

طواف کی دو رکعت (واجب الطواف)

اب مقام ابراہیم پر آیئے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کیجئے، اگر وہاں جگہ نہ ملے تو کہیں بھی یہ دو رکعت ادا کی جاسکتی ہیں، مقام ابراہیم کے پیچھے ہی ان دو رکعت کی ادائیگی کو ضروری سمجھنا اور اس

وجہ سے لوگوں کی تکلیف کا سبب بننا ناپسندیدہ عمل ہے اور اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ یہ وقت وقت مکروہ نہ ہو اگر مکروہ وقت میں یہ دو رکعت پڑھ لیں تو گناہ بھی ہوگا اور دوبارہ پڑھنا بھی واجب ہوگا اس لئے مکروہ وقت گزرنے کا انتظار کریں۔

نوٹ: تین اوقات ایسے ہیں جن میں نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے:

١ صبح صادق سے اشراق کے وقت تک۔

٢ زوال کے وقت۔

٣ عصر اور مغرب کے درمیان۔

مسئلہ: اگر فجر یا عصر کے بعد طواف کیا تو دو رکعت ابھی نہ پڑھیں، بلکہ اگر چاہیں تو عمرہ کے باقی افعال ادا کرکے احرام سے حلال ہو جائیں اور پھر جب وقت مکروہ ختم ہو جائے تو یہ دو رکعت ادا کرلیں۔

نوٹ: واضح رہے کہ دو رکعت کا پڑھنا ہر طواف کے بعد واجب ہے، چاہے طواف نفل ہی کیوں نہ ہو۔

آب زم زم

طواف کی نماز سے فارغ ہو کر زم زم کے کنوئیں پر جانا اور آب زم زم پینا مستحب ہے، لیکن چونکہ اب زم زم کا کنواں بند کر دیا گیا ہے اور پورے حرم شریف میں کولر رکھ دیئے گئے ہیں، وہاں آیئے اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر خوب آب زم زم پئیں، شروع میں بِسۡمِ اللّٰهِ اور آخر میں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰه پڑھیں اور یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّرِزۡقًا وَّاسِعًا
وَّشِفَاءً مِّنۡ كُلِّ دَاءٍ

ترجمہ: ''اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور ہر بیماری سے شفاء کامل کا سوال کرتا ہوں۔''

یاد رکھئے......! زم زم کا پانی جس نیت سے پئیں گے وہ پوری کی جائے گی اور زم زم پیتے ہوئے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

اب سعی کے لئے صفا پر جانے سے پہلے حجر اسود کی سیدھ میں آ کر نواں

استلام کرنا مستحب ہے، لیکن اگر بھیڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ایسا کرنا ضروری نہیں، پھر سعی کے لئے صفا کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب ہے، صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے، پھر سعی کی نیت کریں۔

سعی اور احکامِ سعی

سعی کے لفظی معنی چلنے اور دوڑنے کے ہیں اور شرعاً صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں، سعی کے لئے صفا کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب ہے صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے پھر قبلہ رخ ہو کر سعی کی نیت کریں اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ اور تین مرتبہ اگر یاد ہو تو اس طرح دعا مانگیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے،

يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے،

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی

وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

اور تن تنہا اسی نے دشمنوں کی جماعت کو شکست دی

اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں، پھر ذکر کرتے ہوئے مروہ کی طرف چلیں، جب سبز ستون نظر آئیں تو چند قدم پہلے ہی مرد حضرات درمیانی رفتار سے دوڑیں اور جب سبز ستون گزر جائیں تو پھر دوڑنا موقوف کردیں اور حسب معمول چلیں، خواتین ان ستونوں کے درمیان نہ دوڑیں بلکہ حسب معمول چلتی رہیں ان ستونوں کو میلین اخضرین کہتے ہیں ان کے درمیان اگر یاد ہو تو یہ دعا پڑھیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

پھر جب مروہ پہنچیں تو قبلہ رخ ہو کر اَللّٰهُ اَكْبَر کہیں اور اسی طرح دعا مانگیں، جس طرح صفا پر مانگی تھی، صفا سے مروہ تک یہ ایک چکر ہو گیا، پھر مروہ سے صفا کی طرف چلیں درمیان میں وہی اعمال کریں جو صفا سے مروہ

تک کئے تھے، جب صفا پر پہنچیں گے تو دوسرا چکر ہو گیا، اسی طرح سات چکر مکمل کریں، ساتواں چکر مروہ پر پورا ہو گا۔

واجباتِ سعی

١ سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو جنابت و حیض ونفاس سے پاک ہو۔
٢ سعی کے سات چکر پورے کرنا (سعی کے پہلے چار چکر فرض ہیں اور بعد کے تین چکر واجب ہیں)۔
٣ اگر کوئی عذر نہ ہو تو سعی میں پیدل چلنا۔
٤ عمرہ کی سعی کا احرام کی حالت میں ہونا۔
٥ صفا اور مروہ کے درمیان کا پورا فاصلہ طے کرنا۔
٦ ترتیب یعنی صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرنا۔

مکروہاتِ سعی

١ سعی کرتے وقت اس طرح خرید وفروخت یا بات چیت کرنا، جس سے توجہ ہٹ جائے یا ذکر و دعا سے مانع ہو یا تسلسل ترک ہو جائے۔

❷ صفا اور مروہ کے اوپر نہ چڑھنا۔

❸ سعی میں بلا عذر تاخیر کرنا۔

❹ سترِ عورت ترک کرنا یعنی جسم کا جو حصہ چھپانا فرض ہے اس کو نہ چھپانا۔

❺ سعی میں میلین کے درمیان تیزی سے نہ چلنا اور میلین کے علاوہ باقی جگہ تیزی سے چلنا۔

❻ سعی کے پھیروں میں بلا عذر زیادہ فاصلہ کرنا، کیونکہ یہ موالات (پے درپے) ہونے کے خلاف ہے اور موالات سنت ہے۔

نوٹ: طواف اور سعی میں موالات (اتصال، پے درپے) ہونا یعنی طواف سے فارغ ہوکر فوراً ہی سعی کے لئے نکلنا سنت ہے۔

حلق یا قصر

سعی سے فارغ ہوکر مروہ پر آپ کو چند لوگ نظر آئیں گے جن کے ہاتھ میں چھوٹی سی قینچی ہوگی، وہ ایک انگل کے برابر بال کاٹ دیں گے۔

خبردار......! آپ ایسا ہرگز نہ کیجئے اس سے احرام نہیں کھلے گا، مرد حضرات

تمام سر کے بال منڈوائیں یا اگر ان کے سر کے بال انگلی کے ایک پورے سے بڑے ہیں تو کم از کم ایک چوتھائی بال کتروائیں، منڈوانا افضل ہے، حلق یا قصر کی کم از کم مقدار چوتھائی سر ہے، جو واجب ہے۔

خواتین کے لئے سر کے سارے بالوں کو انگلی کے ایک پورے کے برابر کتروانا سنت ہے اور کم از کم چوتھائی بالوں کو ایک پورے کے برابر کتروانا واجب ہے۔

اپنے سر اور پیشانی کے بالوں کو اپنے آقا کے سپرد کر دیں، جیسے غلاموں اور کنیزوں کے بال غلامی کے ثبوت میں کاٹ دیئے جاتے تھے کہ "اے میرے مولیٰ......! یہ لیجئے میرے پیشانی کے بالوں کو پکڑ کر مجھے اپنا بنا لیجئے اور مجھے توفیق بندگی عطا فرما دیجئے۔"

حلق یا قصر کروانے کے بعد اب آپ احرام سے حلال ہو چکے ہیں، احرام کی پابندیاں ختم ہو چکی ہیں، اب آپ غسل کیجئے، خوشبو لگایئے، عمدہ لباس زیب تن کیجئے۔

مسئلہ: اگر عمرے کے تمام افعال سوائے حلق کے ادا کر لئے ہیں تو عمرہ کرنے

والا خود اپنا حلق بھی کر سکتا ہے اور دوسروں کا بھی، اور اگر افعال پورے نہیں ہوئے تو نہ اپنے بال کاٹ سکتا ہے نہ ہی دوسروں کے۔

عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں دوران قیام کئے جانے والے اعمال

مبارک ہو کہ آپ کا عمرہ بحسن وخوبی مکمل ہو چکا ہے، اب آپ کا قیام مکہ مکرمہ میں ہے، ان اوقات کو غنیمت سمجھئے اور خوب عبادات، طواف، ذکر واذکار اور دین سیکھنے اور سکھانے میں اپنے اوقات کو صرف کیجئے، طواف کرنا سب سے افضل ہے، خوب طواف کیجئے اور اس کا ثواب اپنے عزیز واقارب چاہے زندہ ہوں یا انتقال ہو چکا ہو انہیں پہنچائیں، ہم سب پر سب سے زیادہ حقوق حضور ﷺ کے ہیں، لہٰذا آپ ﷺ کی طرف سے بھی طواف کیجئے۔

اگر دوبارہ عمرہ کرنا چاہیں، تو تنعیم (مسجد عائشہ) یا جعرانہ جاکر احرام باندھیں اور اسی ترتیب سے ادا عمرہ کریں جو بیان کی گئی، البتہ صرف طواف کرتے رہنا افضل ہے، لغویات میں لگنے سے اپنے آپ کو بچایئے۔

حرمین شریفین سے متعلق چند ضروری مسائل

مسئلہ: اگر جماعت کی نماز میں عورت مرد کے دائیں، بائیں یا آگے کھڑی ہوجائے تو مرد کی نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس لئے حرم شریف میں نماز شروع کرتے ہوئے احتیاط کریں کہ آس پاس کوئی عورت نہ ہو اور باوجود احتیاط کے اگر دوران نماز کوئی عورت برابر میں آکر کھڑی ہوجائے، تو مرد کو چاہئے کہ ایک یا دو قدم آگے بڑھ جائے، ان شاء اللہ نماز فاسد نہ ہوگی۔

مسئلہ: عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے، لہٰذا حرمین شریفین میں عصر کے بعد طواف، ذکر ودعا، درود شریف میں مشغول رہیں۔

مسئلہ: فجر کی سنتوں کا وقت فجر کے فرائض سے پہلے ہے، اگر خدانخواستہ کسی کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں، تو پھر انہیں فرائض کے فوراً بعد ادا نہ کریں، بلکہ سورج طلوع ہوجانے کے بعد جب اشراق کا وقت شروع ہوجائے، اس وقت ادا کریں۔

مسئلہ: عام حالات میں عورتوں کے لئے نماز جنازہ نہیں ہے، لیکن حرمین

شریفین میں حاضری کے موقعہ پر اگر نماز جنازہ شروع ہوجائے، تو عورتیں اس میں شریک ہوسکتی ہیں، عورتوں کو چاہئے کہ نماز جنازہ کا طریقہ اچھی طرح سمجھ لیں اور سیکھ لیں۔

مسئلہ: بیت اللہ شریف کی طرف پاؤں کرنا، اس کی طرف تھوکنا، قرآن شریف پر ٹیک لگانا، اسے زمین پر رکھنا، اس کا تکیہ بنانا بڑی بے ادبی اور گناہ کی بات ہے، ان سب باتوں سے بچنا ضروری ہے۔

مسئلہ: دوران نماز آمین آہستہ آواز میں کہنا افضل ہے، لہٰذا کسی کی دیکھ کر بلند آواز سے آمین کہنے کی بجائے آمین آہستہ آواز ہی سے کہیں۔

مسئلہ: سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز شروع ہونے سے پہلے نفل نماز نہ پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ: عورتوں کے لئے حرمین شریفین جا کر مسجد میں نماز پڑھنا بھی جائز ہے، البتہ افضل یہی ہے کہ عورتیں گھر میں نماز پڑھیں، اگر عورتیں جماعت کے ساتھ نماز میں شامل ہونا چاہیں تو جماعت میں شامل ہونے کا طریقہ اور ضروری مسائل اچھی طرح سیکھ لیں۔

مسئلہ: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بازاروں میں، جو گوشت فروخت ہوتا ہے، اس کے حکم کی تفصیل یہ ہے کہ:

1. اگر وہ تازہ ہے، اور وہیں ذبح کیا گیا ہے، تو اس کا استعمال جائز ہے۔
2. یا وہ تازہ تو نہیں لیکن کسی اسلامی ملک سے درآمد کیا گیا ہے تو اس کا استعمال بھی جائز ہے۔
3. یا وہ گوشت کسی غیر مسلم ملک سے درآمد کیا گیا ہے اور اس کے جائز ہونے کی تصدیق مسلمانوں کی کسی مستند جماعت نے کردی ہے تو ایسے گوشت کا استعمال بھی جائز ہے اور اگر کسی گوشت کے بارے میں یہ سب معلومات نہیں تو اس کا استعمال بھی جائز نہیں۔

جنایات

جنایات سے مراد ہر ایسا کام کرنا جو احرام یا حرم کی وجہ سے منع ہو چکا ہے جان بوجھ کر کرے یا بھول کر۔

جنایات دو قسم کی ہیں:

(الف) احرام کی جنایات: یعنی وہ چیزیں جن کا احرام میں کرنا منع ہے، اور یہ آٹھ ہیں:

١ خوشبو استعمال کرنا۔

٢ مرد کے لئے سِلا ہوا کپڑا پہننا۔

٣ مرد کو سر اور چہرہ، اور عورت کو چہرہ ڈھانکنا۔

٤ بال دُور کرنا یا بدن سے جُوں مارنا یا جُدا کرنا۔

٥ ناخن کاٹنا۔

٦ جماع (ہم بستری) کرنا۔

٧ واجبات میں سے کسی واجب کو ترک کرنا۔

٨ خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

(ب) حرم کی جنایات: یعنی جن امور کا حدودِ حرم میں کرنا منع ہے، چاہے وہ احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو۔

١ حرم کے جانور کو چھیڑنا یعنی شکار کرنا اور تکلیف پہنچانا۔

٢ حرم کا درخت اور گھاس کاٹنا۔

نوٹ: جنایت کے ارتکاب سے صدقہ یا دم یعنی پوری بکری، بھیڑ، یا اونٹ / گائے کا ساتواں حصّہ، یا بدنہ یعنی پوری گائے یا پورا اونٹ ذبح کرنا ہوتا ہے، تفصیل کے لئے بوقتِ ضرورت کسی مستند عالم سے رجوع کریں۔

نوٹ: اس وقت چند ضروری باتیں یاد رکھیں:

١ اگر نوچنے، کھجانے وغیرہ سے داڑھی یا سر کے بال تین تک گریں تو ہر بال کے بدلہ میں ایک مٹھی گیہوں صدقہ کریں، تین سے زائد بال پر پونے دو کلو گیہوں صدقہ کرنا ہوگا۔

٢ اگر عبادت والے عمل مثلاً وضو کرتے ہوئے داڑھی کے تین بال گریں تو ایک مٹھی گیہوں کا صدقہ ہے اور اگر تین سے زائد گریں تو پونے دو کلو گیہوں صدقہ کرنا ہوگا۔

٣ سینہ، پنڈلی وغیرہ کے بال جواز خود گریں، ان پر کچھ صدقہ نہیں ہے۔

٤ کسی مرد نے احرام کی حالت میں سِلا ہوا کپڑا پہنا تو اگر ایک گھنٹہ یا اس سے کم پہنا تو ایک مٹھی گیہوں صدقہ دینا ہوگا اور اگر نصف دن یا نصف رات کے برابر یا زیادہ پہنا تو دَم واجب ہوگا۔

۵ دَم کا حدودِ حرم میں دینا لازم ہے، حرم کی حدود سے باہر جائز نہیں ہے۔

۶ صدقہ یا قیمتِ صدقہ کہیں بھی دیا جا سکتا ہے۔

۷ جنایت سے واجب ہونے والے دَم کا گوشت خود کھانا یا کسی مال دار کو کھلانا جائز نہیں ہے۔

نوٹ: مال داری کے گھمنڈ میں جان بوجھ کر جنایت کرنا، اور یہ کہنا کہ ہم دم دے دیں گے، یہ بڑی ناشکری اور سخت گناہ کی بات ہے اور اندیشہ ہے کہ عبادت قبول نہ ہو، اگر کسی نے ایسا کرلیا ہے تو توبہ کرے اور دم بھی دے۔

مسائل احرام

مسئلہ: احرام کی حالت میں اگر احتلام ہوجائے تو اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا، کپڑے اور جسم میں جہاں ناپاکی لگی ہے، اسے دھو کر غسل کرلیں، اگر چادر بدلنے کی ضرورت ہو تو دوسری چادر استعمال کرلیں، لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ خوشبودار صابن استعمال نہ کریں۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اگر جوتا یا سلیپر ایسا ہو کہ قدم کی بیچ کی اُٹھی ہوئی

ہڈی کو ڈھانپ لیتا ہے تو اس کا پہننا ناجائز ہے، اس کو اتنا کاٹ دیں کہ بیچ کی ہڈی کھلی رہ جائے، اسی لئے عام طور پر دو پٹی والی سلیپر (ہوائی چپل) پہنتے ہیں، خیال رہے کہ ایسا جوتا پہننا جو بیچ قدم کی اُبھری ہوئی ہڈی کو ڈھانپ لے، تو پورے ایک دن یا ایک رات پہننے سے دم واجب ہو جائے گا، اس سے کم عرصہ میں صدقہ یعنی پونے دو کلو گیہوں اور اگر ایک گھنٹہ سے کم پہنا ہو تو ایک مٹھی گندم صدقہ دے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں مرد کو موزہ پہننا، دستانہ پہننا، سر اور منہ پر پٹی باندھنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں مرد، عورت دونوں کو اپنے چہرے کو اس طرح ڈھانکنا منع ہے کہ کپڑا چہرے کو مس کرے، اس لئے نہ تو تمام چہرے کو ڈھانکے نہ اس کے بعض حصہ کو۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں مرد کے لئے سر کا ڈھانکنا منع ہے، خواہ پورے سر کو ڈھانکے یا اس کے کچھ حصہ کو۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں کپڑے وغیرہ سے منہ پونچھنا جائز نہیں ہے،

کیونکہ اس سے چہرے کو کپڑا لگتا ہے، ایسی صورت میں اگر چہرے پر کپڑا گھنٹہ بھر سے کم لگا تو ایک مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت کی رقم خیرات کرنا واجب ہے، ہاں ہاتھ سے چہرہ پونچھنا جائز ہے۔

مسئلہ: مرد کو سر اور چہرہ کے علاوہ اور عورت کو صرف چہرے کہ علاوہ جسم کے باقی حصہ کو کپڑے سے پونچھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اپنے سر یا بدن اور کپڑوں سے جوں مارنا یا جدا کر کے پھینک دینا منع ہے، لیکن موذی جانور کا مارنا مثلاً سانپ، بچھو، کھٹمل، بھڑ وغیرہ مارنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کرنا، سر یا داڑھی میں مہندی لگانا، ناخن کاٹنا، بدن کے کسی حصہ سے بال دور کرنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں جماع یعنی ہمبستری کا ذکر عورتوں کے سامنے کرنا، جماع کے اسباب جیسے بوسہ لینا یا شہوت سے چھونا منع ہے۔

مسئلہ: یوں تو کوئی بھی گناہ بغیر احرام کے بھی جائز نہیں، لیکن احرام کی حالت میں کوئی گناہ کا کام کرنا خاص طور سے منع ہے، ساتھیوں کے ساتھ یا

دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا بھی منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی چادروں کو گرہ لگانا یا پن یا تنکے وغیرہ سے چادروں کے سروں کو جوڑنا ناپسندیدہ ہے، لیکن سترعورت کی وجہ سے ایسا کرنا جائز ہے اور اس پر کوئی جزا واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں پیٹی (بیلٹ) باندھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں کمبل، لحاف وغیرہ اوڑھنا جائز ہے، لیکن خیال رہے کہ سر اور منہ نہ ڈھکا جائے، باقی تمام بدن اور پیروں کو ڈھانکنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اپنا یا کسی دوسرے کا ہاتھ کپڑے کے بغیر اپنے سر یا ناک پر رکھنا اپنے سر پر دیگ، چارپائی وغیرہ اٹھانا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اوندھا لیٹ کر تکیہ پر منہ یا پیشانی رکھنا مکروہ ہے، سر یا رُخسار کو تکیہ پر رکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا، یا سر یا داڑھی کو اس طرح کھجانا کہ بال گرنے کا خوف ہو مکروہ ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بدن سے میل کچیل دُور کرنا اور بکھرے ہوئے

بالوں کوسنوارنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بھی مسواک کرنا سنت ہے، خوشبو دار منجن، ٹوتھ پیسٹ، ٹوتھ پاؤڈر کا استعمال کرنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا مکروہ ہے، خوشبودار پھل یا پھول جان بوجھ کر سونگھنا بھی منع ہے۔

مسئلہ: احرام میں خوشبودار صابن استعمال کرنے سے صدقہ واجب ہوگا۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں غلاف کعبہ کے نیچے اس طرح داخل ہونا کہ تمام سر یا چہرہ یا اس کا کچھ حصہ غلاف سے چھپ جائے مکروہ ہے، لیکن اگر کعبہ کے پردہ کے نیچے داخل ہوجائے، حتیٰ کہ پردہ اس کو ڈھانپ لے، لیکن کعبہ کا پردہ اس کے سر اور چہرے کو نہ لگے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

مسئلہ: احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نفل نہ پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اگر کسی نے نفل نہیں پڑھے، تو کوئی جنایت لازم نہیں آئے گی۔

مسئلہ: مستحب ہے کہ نیت احرام سے پہلے بدن کو خوشبو لگائے لیکن ایسی خوشبو نہ لگائے، جس کا جسم احرام کے بعد بھی باقی رہے۔

مسئلہ: بعض ہوائی جہاز والے ہاتھ منہ پونچھ کر تروتازہ ہونے کے لئے خوشبودار ٹشو پیپر (رومال) دیتے ہیں اور لوگ لاعلمی میں اس سے ہاتھ منہ پونچھ لیتے ہیں، خیال رہے کہ احرام کی حالت میں اس طرح کے خوشبودار کپڑے سے منہ یا ہاتھ پونچنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام باندھنے کے موقع پر احرام کی نیت کرنے سے پہلے احرام کی چادر باندھ لے، دونوں شانوں کو ڈھکا رکھے اور اس کے بعد مکروہ وقت نہ ہوتو سر ڈھانک کر دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھے، احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کی سنت ہے، پہلی رکعت میں سورة الفاتحة کے بعد سورة الكافرون اور دوسری رکعت میں سورة الاخلاص پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ: احرام کی چادروں کے اگر دھاگے نکلنے کا اندیشہ ہوتو اس کے کناروں پر پیکو کروا سکتے ہیں۔

مسئلہ: احرام کی چادروں میں حفاظت کی نیت سے جیب لگوانا جائز ہے۔

مسئلہ: حالتِ احرام میں زخم یا درد کی وجہ سے بے سلی پٹی باندھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں عذر کی وجہ سے بے سلی لنگوٹ باندھنا جائز ہے۔

مسائل طواف

مسئلہ: طواف کے درمیان باوضو رہنا ضروری ہے، لہٰذا طواف شروع کرنے سے پہلے وضو کر لے اور پورے طواف تک باوضو رہے، اگر طواف کے پہلے چار چکروں میں وضو ٹوٹ جائے، تو وضو کر کے طواف نئے سرے سے شروع کرنا افضل ہے، اور اگر چار چکروں کے بعد وضو ٹوٹے تو وضو کے بعد اختیار ہے کہ چاہے طواف نئے سرے سے شروع کرے یا جہاں سے چھوڑا تھا وہاں سے طواف پورا کرے۔

مسئلہ: طواف کے لئے نیت شرط ہے، بلا نیت اگر کوئی شخص بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگائے تو طواف نہ ہوگا اور دل میں طواف کا ارادہ ہونا نیت کے لئے کافی ہے، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

مسئلہ: عمرہ کرنے والے کا تلبیہ پڑھنا بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی ختم ہو جاتا ہے، اس لئے دوران طواف تلبیہ نہ پڑھے۔

مسئلہ: حجرِ اسود کا استلام کرے تو یہ بات اچھی طرح یاد رکھے کہ استلام کرتے وقت لوگوں کے دھکوں کی وجہ سے اپنی جگہ سے آگے پیچھے ہو جانے کا خوف ہوتا ہے، اور اس وقت چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہوتا ہے، لہٰذا اس کا خیال رہے کہ سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہونے کی صورت میں بیت اللہ شریف کے دروازے کی طرف نہ بڑھے، ورنہ ایسی حالت میں یہ سمجھا جائے گا کہ طواف کی اتنی مقدار بیت اللہ شریف کی طرف سینہ اور چہرہ کر کے کی گئی ہے، اگر ایسا ہو جائے تو پچھلے پاؤں لوٹے کہ بایاں کندھا بیت اللہ شریف ہی کی طرف رہے اور اتنے حصّہ کو دوبارہ کرے، ہجوم میں چونکہ اس طرح کرنا مشکل ہوتا ہے، اس لئے ایسی حالت میں طواف کے اس خاص چکّر کو دوبارہ کرے، ورنہ جزا لازم ہو جائے گی، اسی لئے ہجوم کے وقت حجرِ اسود کو بوسہ نہ دے بلکہ دور ہی سے اشارہ کر کے استلام کرے۔

مسئلہ: استلام کے بعد اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے اور پاؤں اپنی جگہ پر جمائے ہوئے طواف کی حالت میں آجائے، یعنی فوجی طریقہ سے داہنی طرف مڑ جائے، بیت اللہ کے دروازہ کی طرف اس طرح چلے کہ بایاں

کندھا بیت اللہ کی طرف رہے اور طواف شروع کرے۔

مسئلہ: اگر کسی نے حالت احرام میں حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور اس کے منہ اور ہاتھ کو بہت سی خوشبو لگ گئی تو دم واجب ہوگا اور اگر تھوڑی لگی تو صدقہ دینا واجب ہوگا، اس لئے احرام کی حالت میں حجر اسود کو نہ ہاتھ لگائے اور نہ بوسہ دے، ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کا بوسہ لے۔

مسئلہ: حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا واجباتِ طواف میں سے ہے اور طواف کے دوران حطیم کے بیچ سے گزرنا ناجائز ہے، اگر ایسا کر لیا تو طواف کے اس حصے کو یا اس خاص چکّر کو دوبارہ ادا کرنا لازم ہے ورنہ جزا لازم ہوگی۔

نوٹ: طواف کے سات چکروں کے درمیان وقفہ کرنا یا کسی اور کام میں مشغول ہوجانا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ہر وہ کام جو خشوع اور عاجزی کے منافی ہو اس کو چھوڑ دے، مثلاً بلا ضرورت ادھر اُدھر دیکھنا، منہ پر ہاتھ رکھنا، ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا وغیرہ اسی طرح طواف کے دوران ایک دوسرے کے پیچھے دوڑنا بھی طواف کے آداب کے خلاف ہے، طواف میں

اطمینان وسکون سے چلنا چاہئے۔

مسئلہ: طواف کے دوران اپنی نگاہ کو اپنے چلنے کی جگہ کے علاوہ ادھر اُدھر نہ کرے، دعاؤں کے ساتھ ساتھ درُود شریف پڑھتا رہے۔

مسئلہ: طواف کے دوران دعا کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے یا نماز کی طرح ہاتھ نہ باندھے۔

مسئلہ: طواف میں اذکار اور دعاؤں کا آہستہ پڑھنا مستحب ہے، اس طرح پڑھے کہ دوسروں کے پڑھنے میں خلل نہ پڑے۔

مسئلہ: طواف میں دعا مانگنا قرآن مجید کی تلاوت سے افضل ہے۔

مسئلہ: مردوں کے لئے مستحب ہے کہ بیت اللہ شریف کے قریب ہو کر طواف کریں بشرطیکہ اس سے کسی کو تکلیف نہ ہو، لیکن طواف کرتے وقت بیت اللہ سے اتنا ہٹ کر چلنا ضروری ہے کہ جسم کا کوئی حصہ بیت اللہ کی بنیاد سے نہ ٹکرائے۔

مسئلہ: طواف میں نمازیوں کے سامنے سے گزر سکتے ہیں۔

مسئلہ: رکنِ یمانی پر پہنچے تو اس کو صرف داہنے ہاتھ سے چھونا سنت ہے، لیکن

خیال رہے کہ پاؤں اپنی جگہ پر رہیں اور سینہ اور قدم بیت اللہ کی طرف نہ ہو، اس کو بوسہ دینا یا بائیں ہاتھ سے چھونا خلافِ سنت ہے، اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ مل سکے تو اس کی طرف اشارہ نہ کرے ایسے ہی گزر جائے۔

مسئلہ: شروع طواف اور ختم طواف ملا کر حجرِ اسود کا آٹھ مرتبہ استلام ہوتا ہے، اوّل طواف شروع کرتے وقت اور آٹھواں (آخری چکر کے بعد) پہلی اور آٹھویں مرتبہ سُنّتِ مؤکدہ ہے، باقی میں بعض کے نزدیک سنت ہے اور بعض کے نزدیک مستحب ہے، استلام نہ کرنا مکروہاتِ طواف میں سے ہے، لہٰذا کراہت سے بچنے کے لئے ہر چکّر کے پورا ہونے پر استلام کرے۔

مسئلہ: بیت اللہ شریف کو دیکھنا ایک عبادت ہے، لیکن طواف کی حالت میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا اور بیت اللہ کو دیکھنا صحیح نہیں بیت اللہ کی طرف منہ کرنا صرف حجرِ اسود کے استقبال کے وقت جائز ہے۔

نوٹ: دورانِ طواف بیت اللہ کی طرف پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے، جو حرام کے زمرہ میں آتا ہے، اگر ایسا ہو جائے تو اس خاص حصّہ کا لوٹانا واجب ہے، لیکن بہتر ہے کہ پورے چکر کو دوبارہ کرے، دوبارہ نہ کرنے کی صورت میں

جزا لازم ہو جائے گی۔

مسئلہ: حجر اسود کے سامنے استلام کے وقت ہر بار تکبیر کہنا سنّت ہے یعنی شروع میں بھی اور ہر چکّر میں بھی، ہر بار یہ کہے:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ

مسئلہ: بلا عذر جوتے پہن کر طواف کرنا مکروہ ہے، آج کل لوگ اس بری عادت میں مبتلا ہیں اس سے بچیں، موزہ پہن کر طواف کرنا مکروہ نہیں ہے، لیکن مرد کے لئے حالت احرام میں موزہ پہننا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی اوپر والی چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں، اضطباع صرف احرام کی حالت میں طواف کے ساتوں چکر میں کیا جاتا ہے اور یہ اس طواف میں سُنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے، البتہ سعی میں اضطباع نہیں کیا جاتا۔

مسئلہ: خاص طور پر خیال رہے کہ طواف سے پہلے یا بعد میں اضطباع مسنون نہیں ہے، بعض لوگ احرام کی حالت میں ہر وقت اضطباع کرنے

کوضروری سمجھتے ہیں اس سے بچنا چاہئے،عمرہ کا طواف ختم کر کے پہلا کام یہ کرے کہ دونوں شانوں کو دوبارہ ڈھانک لے،نماز پڑھتے وقت دونوں کندھے ڈھکے ہوئے ہونے چاہئیں،کیونکہ نماز کی حالت میں دونوں یا ایک کندھے کا کھلا ہوا ہونا مکروہ ہے۔

مسئلہ: طواف میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر قدرے تیزی سے چلنے کو رمل کہتے ہیں،بعض لوگ اچھی خاصی دوڑ لگاتے ہیں،یہ طریقہ غلط ہے،بعض لوگ طواف کے ساتوں چکروں میں اور ہر طواف میں رمل کرتے ہیں،یہ بھی غلط ہے۔

مسئلہ: طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا اور باقی چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے،سارے طواف یعنی سات چکروں میں رمل کرنا مکروہ ہے،لیکن کرنے سے کوئی جزا واجب نہ ہوگی،رمل صرف اس طواف میں سنت ہے،جس کے بعد سعی کی جائے،جس طواف کے بعد سعی نہ کرنی ہو اس میں رمل نہیں کیا جاتا ہے۔

مسئلہ: اگر ہجوم زیادہ ہے کہ رمل نہ کر سکے گا،تو ہجوم کے کم ہونے تک طواف کو

مؤخر کرے، جب ہجوم کم ہوجائے تو اس کے بعد طواف رمل کے ساتھ کرے، لیکن حج کے قریب جب ہجوم بہت زیادہ ہوجاتا ہے اس وقت اگر موقع ملے تو رمل کرے، ورنہ مجبوراً ابلا رمل ہی طواف کرلے۔

مسئلہ: اگر طواف رمل کے ساتھ شروع کیا اور ایک یا دو چکروں کے بعد اتنا ہجوم ہوگیا کہ رمل نہیں کرسکتا تو رمل کو موقوف کرے اور طواف پورا کرے۔

مسئلہ: اگر رمل کرنا بھول گیا اور ایک چکر کے بعد یاد آیا تو صرف دو چکروں میں رمل کرے اور اگر اوّل کے تین چکروں کے بعد یاد آئے، تو پھر رمل نہ کرے، کیونکہ جس طرح اول کے تین چکروں میں رمل کرنا سنت ہے اسی طرح آخر کے چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔

مسئلہ: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ طواف اس وقت تک مکمل نہیں ہوگا، جب تک کتابوں میں لکھی ہوئی ہر چکر کی الگ الگ دعائیں نہ پڑھ لی جائیں، یہ خیال غلط ہے، طواف کے لئے نیت شرط ہے اس کے بعد بالکل خاموش رہنا اور کچھ نہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: طواف کے چکروں میں ہر چکّر کا لگاتار ہونا سنّت مؤکدہ ہے، لہٰذا

طواف کرتے ہوئے کسی عذر کے بغیر کہیں نہ ٹھہرے، بیت اللہ کے کونوں پر یا مطاف میں کسی اور جگہ دوران طواف دعا کے لئے کھڑا ہونا مکروہ ہے، کیونکہ یہ طواف کے لگا تار ہونے کے خلاف ہے۔

مسئلہ: اگر دوران طواف فرض نماز یا نماز جنازہ شروع ہوجائے تو طواف روک دیں اور نماز میں شامل ہوجائیں، اور نماز سے فارغ ہوکر، جہاں چھوڑا تھا اسی جگہ سے طواف شروع کردیں۔

مسئلہ: طواف اور سعی کے لئے محرم کا ساتھ ہونا ضروری نہیں، بغیر محرم کے بھی ادا ہوجاتے ہیں۔

مسائل سعی

مسئلہ: جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس طواف اور دوگانہ طواف کے بعد سعی کے لئے جانے سے پہلے حجرِ اسود کا استلام کرنا سنت ہے، اس لئے نویں بار حجر اسود کا استلام کر کے صفا پر آئے۔

مسئلہ: صفا کی بلندی کے اول حصہ تک چڑھنا جہاں سے بیت اللہ نظر آ جائے

کافی ہے۔

مسئلہ: سنت ہے کہ سعی کرنے والا قبلہ رو کھڑے ہو کر سعی کی نیت کرے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر چڑھنے کے بعد قبلہ رو کھڑے ہونا اور مردوں کے لئے ہر چکر میں میلین کے درمیان درمیانی چال سے دوڑنا بھی سنت ہے۔

مسئلہ: سعی صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا واجب ہے، صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوتا ہے اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر۔

مسئلہ: مروہ پر بھی زیادہ اوپر چڑھنا منع ہے، کشادہ جگہ تک چڑھے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر اذکار اور دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا، اور دیر تک دعا مانگنا مستحب ہے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے، جیسے دعا میں اٹھائے جاتے ہیں، نماز کی تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے اور بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے اشارہ بھی نہ کرے، یہ خلافِ سنت ہے۔

مسئلہ: سعی کے درمیان اگر وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھے، بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ: سعی سے فارغ ہونے کے بعد، لیکن حلق سے پہلے مسجد حرام میں آکر دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

مسئلہ: سعی کے لئے پاک ہونا شرط نہیں لہٰذا اگر عورت کے ناپاکی کے ایام شروع ہو جائیں اور سعی نہ کی ہو تو اسی حالت میں سعی کر سکتی ہے۔

مدینہ منورہ کا سفر

(حضرت سید رضی الدین فخری صاحب نور اللہ مرقدہ کی کتاب سے ملخصاً ماخوذ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ مَنْبَعِ الْحِلْمِ وَالْحِكَمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

دوستو آؤ ہم بھی مدینے چلیں — لوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں
اُن کی ہر بات پر، اُن کی ہر بات میں — چلو مرنے چلیں، چلو جینے چلیں

اور کسی نے کیا خوب کہا ہے: **با خدا دیوانہ باش و با محمد ﷺ ہوشیار**

کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ ہے کوئی پیارے نبی ﷺ کا لاڈلا، جو سرکار دو عالم، فخر موجودات، رحمۃ للعالمین ﷺ کا حق ادا کر سکے؟ کون انکار کر سکتا ہے

کہ ہمارے آقا و مولا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ہمارے لئے کتنی تکلیفیں برداشت کی ہیں اور ہم کو پروان چڑھایا، اب ہمارا نصیبا جاگا ہے اور ہم سب کو حضور پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت اقدس میں روضۂ اطہر پر حاضری کے لئے بلایا جا رہا ہے اور ہم اپنی ان جیتی جاگتی آنکھوں کے سامنے اپنے اس گوشت پوست کے ساتھ باعث تخلیقِ کائنات، محبوب رب العالمین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی آغوشِ شفقت میں پہنچ رہے ہیں۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کیسی کیسی تکالیف اُمّت کے لئے جھیلی ہیں کہ اللہ کی پناہ! ایک دو سال نہیں شروع سے آخری سانس تک، کبھی اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی گئی جبکہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم حالت نماز میں حطیم کے اندر تھے، کبھی راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تھے، طائف میں پتھر مارے گئے، قدم مبارک کو اتنا لہولہان کر دیا کہ نعلین مبارک سے قدم مبارک کو نکالنا مشکل ہو گیا تھا، اُحد میں دندان مبارک شہید کئے گئے، کفّار مکہ نے تین سال تک ہر طرح سے مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا، پیٹ پر پتھر باندھے، دنیا سے پردہ فرماتے وقت، گھر میں چراغ جلانے کے لئے تیل تک نہ تھا، یہ سب کیوں اور کس

کے لئے برداشت فرمایا،صرف اور صرف ہمارے لئے اپنی امت کے لئے۔کیا یہ سب کسی اور کے لئے تھا......نہیں ہرگز نہیں اور آج اُمّت کیا صلہ دے رہی ہے آپ کو،ہم کو اور سب کو معلوم ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رحمۃ للعالمین ہیں:

دیکھئے اور سمجھئے......! روضۂ اطہر پر پہنچنے سے قبل سُنی سنائی رسمی بے سند بحث مباحثہ سے اپنے آپ کو بچایئے گا، خدانخواستہ بے حرمتی یا بے ادبی کا ارتکاب نہ ہو جائے۔

باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

چودہ سو سال سے تواتر کے ساتھ مشاہدات اور تجربات شاہدِ عدل ہیں اور احادیث موجود ہے کہ مواجہۂ شریف پر پہنچ کر جو بھی سلام پیش کرتا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفسِ نفیس اس سلام کی سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ جس نے روضۂ اقدس پر پہنچ کر زیارت کی، اس نے گویا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں زیارت کی، یہ بھی حق اور سچ ہے کہ جس نے خواب میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اس نے

واقعی حضور ﷺ ہی کی زیارت کی، کیونکہ شیطان آپ ﷺ کی شکل میں ظاہر ہی نہیں ہوسکتا، یہ حقائق ہیں، اس کے خلاف بحث میں نہ پڑیں۔

بچپن سے جو دل میں آرزو وحسرت کروٹ لیتی اور بے چین رکھتی تھی اور گڑگڑا کر دعا مانگا کرتے تھے:

میرے مولا بلا لو مدینے مجھے   غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

اب اس کی مقبولیت کا وقت آ گیا ہے، جیسے جیسے مدینہ منورہ کی بستی، کھجور کے درخت اور عمارتیں نظر آتی جائیں، درود شریف اور سلام بادِل بے قرار، چشم پُرنم پڑھنے میں کثرت سے اضافہ کرتے جائیں، مدینہ منورہ کی ایمان پرور فضا اور اس کے مقامات کی عظمت اور گرد ونواح کی محبت اور علوشان کا خوب دھیان رکھئے، کیونکہ یہ مقامات وحی الٰہی کے نزول کے ذریعہ آباد ہوئے ہیں، یہاں پر جبرئیل علیہ السلام بار بار آیا کرتے تھے اور حضرت میکائیل اور تمام منتخب فرشتے بھی حاضری دیا کرتے تھے اور مدینہ منورہ کی مٹی (تربت) سیّد البشر ﷺ کے جسمِ اطہر سے معطر ہے اور یہاں سے اللہ کا دین اور حضور ﷺ کی سنتیں پھیلی ہیں، غرضیکہ یہاں بڑی فضیلتوں

کے مقامات ہیں لہٰذا ہم سب کو چاہیئے کہ اس کی اہمیت کو تعظیم سے حرز جاں بنائیں اور اس کی محبت و عظمت سے دل کو سرشار کر لیں۔

گویا کہ ہم سب حقیقتاً آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں اور مشاہدہ کر رہے ہیں کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہمارے سلام کو سن رہے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ لڑائی، بداخلاقی اور نامناسب قول و فعل سے پرہیز کریں۔

جس منزل سے گزریں اور معلوم ہو جائے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس جگہ قیام فرمایا تھا، وہاں اگر موقعہ ہو تو اُتر کر نماز ادا کریں اور درود و سلام پڑھیں، اس سے محبت اور شوق و ولولہ میں اضافہ ہو گا۔

اس بات کا بھی دھیان رکھئے کہ چھوٹی سے چھوٹی سُنّت بھی جہاں تک ممکن ہو سکے، چھوٹنے نہ پائے، یاد رکھئے......! ایک سُنّت کو زندہ کرنے کا ثواب سو شہیدوں کے برابر بتلایا گیا ہے۔

مدینہ منورہ میں قیام گاہ پر پہنچ کر سامان کو ترتیب سے رکھیں، ساتھیوں کی ضروریات اور عادات اور تقاضوں کا خیال رکھتے ہوئے ہمدردی اور ایثار کو عمل میں لائیں، غسل اور مکمل صفائی کریں اور اچھے سے اچھا لباس زیب تن

کریں، ہو سکے تو نیا لباس پہنیں، داڑھی اور بالوں میں کنگھا کریں، خوب سنواریں، خوشبو لگائیں، سرمہ لگائیں، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

اللہ تعالیٰ جمیل ہیں اور جمال (خوبصورتی) کو پسند فرماتے ہیں۔

اس قول کے مصداق اپنے آپ کو سادگی سے آراستہ اور مزّین کریں، باہر نکل کر پہلے کچھ صدقہ کریں، آہستہ آہستہ، خراماں خراماں، وقار کے ساتھ ڈرے، سہمے کہ کہیں کوئی بے ادبی یا گستاخی نہ ہوجائے، قدم اُٹھاتے ہوئے مسجد نبوی (حرم شریف) تک آئیں، اگر آسانی ہوتو افضل یہی ہے کہ باب جبرئیل سے مسجد میں داخل ہوں اور داہنا قدم اندر رکھتے ہوئے یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

نَوَيْتُ الْاِعْتِكَافَ مَا دُمْتُ فِي الْمَسْجِدِ

یہاں سے بھی اگر سہولت سے ہو سکے، تو سیدھے ریاض الجنّۃ پہنچ کر محراب میں یا اس کے سامنے یا جہاں بھی آسانی سے ہو سکے، دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیے، اگر جگہ نہ مل سکے تو خبردار ہرگز گردنوں کو پھلانگتے ہوئے آگے

بڑھنے کی کوشش نہ کیجئے گا، جہاں جگہ مل جائے وہیں پڑھ لیجئے، تحیۃ المسجد پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔

نماز سے فارغ ہوکر ایک مرتبہ پھر اپنے آپ کو اچھی طرح جھنجوڑ لیجئے، غفلت وسستی سے بیدار ہوجایئے، جوش کی جگہ ہوش وحواس درست کر لیجئے، نیت صحیح کر لیجئے، خوب دھیان سے غور کیجئے، سوچئے تو سہی یہ کس کا دربار ہے؟ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا، گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والی ہستی کا، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اور یہ ان کا دربار ہے جن کے لئے ساری کائنات پیدا کی گئی، جن کے اشارے سے چاند کے ٹکڑے ہوگئے، جو معراج میں سدرۃ المنتہٰی تک اور قاب قوسین بلکہ اس سے کم فاصلہ کے بقدر پہنچے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میں اگر اس سے آگے گیا تو میرے پر جل کر خاک ہوجائیں گے، ایسا دربار جہاں مقرب ومنتخب فرشتے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام وحضرت میکائیل علیہ السلام، سلام کو آتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دو آدمیوں کو پکڑ بلوایا، جو مسجد نبوی میں تیز آواز سے بول رہے تھے، ان سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے

ہو، انہوں نے عرض کیا کہ ہم طائف کے سے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ اگر تم اس شہر (مدینہ) کے رہنے والے ہوتے تو تمہیں مزہ چکھاتا۔

اور دیکھئے......! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کہیں قریب سے کیل یا میخ وغیرہ کے ٹھوکنے کی آواز سُنتیں، تو آدمی بھیج کر ان کو روکتیں کہ آواز نہ ہونے پائے، حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تکلیف کا لحاظ رکھیں، اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے مکان کے کواڑ بنوانے کی ضرورت پیش آئی، تو بنانے والے کو فرمایا کہ شہر کے باہر بقیع میں بنا کر لائیں کہ ان کے بنانے کی آواز حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تک نہ پہنچے، ذرا غور تو فرمایئے، اتنی آواز اور شور بھی گوارہ نہ تھا اب آپ ہی دیکھیں گے کہ بعض لوگ اپنے لاابالی پن اور صحیح حقیقت حال سے ناواقفیت کی وجہ سے جوش میں آ کر کس قدر بلند آواز اور تیز آواز سے صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں، کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی، اب آپ ہی بتائیں کہ اسے بے ادبی نہ کہیں تو پھر کیا کہا جائے، دراصل حاضری کے وقت اور سلام پیش کرنے کے وقت حضور انور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ ادب واحترام اور تعظیم اور بزرگی کا وہی معاملہ ہونا چاہیئے جو زندگی میں تھا اس لئے

کہ خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اس کو وہی برکت ملے گی، جیسے میری زندگی میں زیارت کی۔

سچ بتایئے، کیا آپ حضور اقدس ﷺ کی حیاتِ قدسی میں اس طرح کا منظر پیش کرتے، جیسا کہ اب ہو رہا ہے، ہرگز نہیں، آخر لوگ اس بات کو کیوں بھول جاتے ہیں، کہ حق سبحانہ وتقدس نے قرآن پاک میں سورۃ الحجرات میں خصوصیت سے اس طرف تنبیہ فرمائی ہے، ارشاد والا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ط

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں نبی کریم (ﷺ) کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ ہی حضور (ﷺ) سے ایسے زور سے گفتگو کرو، جیسا کہ تم آپس میں کرتے ہو۔

اب ایک دوسرے کو دھکے دے کر آگے بڑھنا اور منہ کے سامنے دیوار کی طرح آ کر کھڑے ہو جانا، کہ سانس لینا دوبھر ہو جائے، یہ تو اور بھی برا ہے اور یہ کونسا اظہارِ عقیدت اور محبت ہے؟ لہٰذا یہ نہایت اہم اور ضروری بات ہے کہ سلام پڑھتے وقت شور وشغب ہرگز نہ کریں، نہ زور سے چلائیں، بلکہ

متوسط آواز سے پڑھیں، مواجہہ شریف پر پہنچ کر سرہانے کی طرف جالی مبارک میں تین جھروکے آپ کو نظر آئیں گے، بس انہیں جھروکوں سے اندر کی طرف حضور اقدس ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مبارک قبروں کا سامنا ہوتا ہے، ان جالیوں کی دیوار سے تین چار ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیے، یا جہاں جگہ مل جائے، زیادہ قریب نہ ہوں کہ ادب کے خلاف ہے، آنکھیں پُرنم ہوں، دل وفور محبت وعظمت میں دھڑک رہا ہو، نگاہیں نیچی ہوں، اِدھر اُدھر دیکھنا، اندر جھانکنا، اس وقت سخت بے ادبی ہے، پاؤں ساکن اور باوقار رکھیئے اور یہ تصور کیجئے کہ چہرۂ انور اس وقت میرے سامنے ہے اور حضور اقدس ﷺ کو میری حاضری کی اطلاع ہے، گھگھیاں بندھ جاتی ہیں، ہچکیاں مچلنے لگتی ہیں، آواز رندھ جاتی ہے، ادھر سے شفقت اور رحمت کی لہریں اٹھتی ہیں اور اپنے اُمتی کے دلوں پر سکون وطمانیت کی پھوار پڑنے لگتی ہیں۔

اے حسن ازل اپنی اداؤں کے مزے لے
ہے سامنے آئینہ حیران محمد (ﷺ)

عام طور پر رٹے ہوئے الفاظ دہرانے سے بہتر ہے، کہ ذوق وشوق سے صرف اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ پڑھتا رہے، بعض بزرگوں سے سُنا ہے کہ جس نے حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اطہر کے پاس کھڑے ہو کر اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا آیت تلاوت کی اور ستر مرتبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ کہا تو ایک فرشتہ ندا دیتا ہے، کہ اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔ ستر مرتبہ کی خصوصیت اس لئے ہے کہ عدد کو قبولیت میں دخل ہے، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما صرف اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَكَاتُهٗ پر اکتفاء کرتے تھے، بعض حضرات طویل سلام پڑھنا پسند کرتے ہیں، سب ٹھیک ہے، مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں، مناسب سمجھیں تو حسب ذیل سلام بھی پڑھ لیا کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ
اُمَّهَاتِ اَلْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ اَلْاَنْبِيَآءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَسَائِرِ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ
جَزَاكَ اللهُ تَعَالٰى عَنَّا يَارَسُوْلَ اللهِ اَفْضَلَ
مَاجَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلاً عَنْ اُمَّتِه
وَصَلّٰى عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ
وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ
وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْكَ
فِي الْاٰخِرِيْنَ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَطْيَبَ مَا صَلّٰى

عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ
كَمَا اسْتَنْقَذْنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَنَا
بِكَ مِنَ الْعَمٰى وَالْجَهَالَةِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ
وَاَشْهَدُ اَنَّكَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ

وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِى اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ

اَللّٰهُمَّ اٰتِهٖ نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِىْ اَنْ يَّأْمَلَهُ الْاٰمِلُوْنَ

یاد رکھئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر پر جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پیش کرنا درود شریف پڑھنے سے بہتر ہے اپنا سلام پڑھنے کے بعد ان حضرات کا سلام پہنچائیں جنہوں نے آپ کے ذریعہ سے سلام کہا ہو اور اللہ جل شانہٗ سے دُعا کیجئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کیجئے، اس کے بعد تقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی

اللہ عنہ پر سلام پڑھئے، پھر تقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھئے ، اس کے بعد پھر پہلی جگہ یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آجایئے اور اللہ جل شانہٗ سے خوب دعائیں مانگئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی دعا مانگئے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں کے لئے خوب دعائیں کیجئے کہ تمام امت ان کا حق ادا نہیں کرسکتی، جیسا کہ ان حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اور رفاقت کا حق ادا کیا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ جل شانہٗ کی خوب حمد وثناء کریں، یہاں کی حاضری کا اور اس کی تمام نعمتوں کا شکرادا کریں، پھر عاجزانہ ذوق وشوق سے درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنے مشائخ کے لئے، اپنے اہل وعیال کے لئے، اپنے عزیز واقارب کے لئے، اپنے دوستوں اور ملنے والوں کے لئے، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جنہوں نے دعا کی درخواست کی ہو اور تمام مسلمانوں کے لئے زندوں کے لئے بھی اور مُردوں کے لئے بھی، خوب دعائیں مانگئے اور اپنی ان دعاؤں کو آمین پر ختم کیجئے۔

اس کے بعد ریاض الجنۃ میں جتنے ستون ہیں، مثلاً استوانہ ابولبابہ، استوانہ وفود، استوانہ عائشہ، استوانہ حنانہ، محراب ومنبر پر، درود شریف اور نوافل کا اہتمام رکھئے اور خوب دعائیں مانگئے۔

اس بات کا اچھی طرح خیال رکھئے گا، کہ کسی کے ساتھ دھکم پیل نہ ہو، جگہ گھیر کر نہ بیٹھ جائیں، دوسروں کو بھی موقع دیں اور اس کا بھی خیال رکھیں کہ دیواروں اور جالیوں پر عطر نہ لیپیں اور گندگی نہ پھیلائیں، دیواروں کو بوسہ نہ دیں، یہ سب سے باتیں بڑی بے ادبی اور گستاخی کی ہیں۔

لیجئے زہے نصیب اب وہ ساعت بھی آ گئی، محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کہ ہم اور آپ مواجہہ شریف پر کھڑے ہیں اور دیکھئے، یہ آپ کے سامنے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار کی جالیاں ہیں، باادب باوقار۔

خبردار......! آواز اونچی نہ ہونے پائے کہ کہیں بے ادبی نہ ہوجائے، مگر یہ کہ رِقّت اور گریہ طاری ہوجائے تو ہوش وحواس کو قابو میں رکھئے، نامعلوم آپ سے زیادہ کتنے اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبوب آپ کے درمیان کھڑے ہوں اور آپ کے شور وغل سے ان کی یکسوئی میں خلل پیدا

ہو رہا ہو اور نا گواری کا سبب بنے، آپ بھی مؤدبانہ اور عاجزانہ سر جھکائے، سلام پیش کیجئے، جیسے بچھڑا ہوا بچہ ماں کی گود میں مچل جاتا ہے، اگر وقت ہو تو سکون کے ساتھ ذرا ٹھہر جائیے، پھر توجہ کے ساتھ دل کے کان سے دھیان دے کر سنئیے، آپ کے سلام اور اس گریہ کا کیا جواب ملتا ہے؟

جواب ملے گا یقیناً ملے گا اور دل ہی سے ملے گا، اگر محبت اور غلامی کا کچھ حق ادا کیا ہو گا تو کیا عجب یہ ظاہری کان بھی سُن لیں۔

یوں تو حج اور حرمین شریفین کا سارا سفر ادب واحترام اور تقدس کا متقاضی ہے، لیکن دربارِ حبیب رب العالمین، باعثِ وجود کائنات، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ کر بہت ہی اہتمام اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

دیکھئے میرے عزیز بھائیو اور بہنو......! یہ کھیل نہیں، ہنسی نہیں، یہ دربار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، یہاں اُونچی آواز نہ نکالیں، یہاں تو پیشاب، پاخانہ کرنا بھی سوءادب ہے، چپہ چپہ پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک پڑے ہوں گے اور فرشتے قطار اندر قطار اپنے پر بچھائے ہوئے ہوتے ہیں، ہر وقت یہ دھیان رہے کہ کسی کی غیبت نہ ہو، کسی کی تخفیف نہ ہو، کسی کی دل آزاری نہ

ہوجائے، کوئی تکرار اور اکڑ مکڑ نہ ہونے پائے، یہاں کے لوگ حضور ﷺ کے پڑوسی ہیں، اہل مدینہ ہیں، اُن کے اکرام اور اعزاز میں کمی نہ آنے پائے، خرید و فروخت میں بھی یہ خیال رکھیئے کہ میری طرف سے یہاں کے لوگوں کو جتنا زیادہ سے زیادہ نفع اور خوشی پہنچ جائے، حضور ﷺ کی خوشی اور رضا کا سبب بنے گا، اُن کی خدمت، ان کو ہدیہ دینا آپ کا اور ہمارا فرض ہے، یاد رکھیئے......! دینے والا کوئی اور ہے، وہ دلواتا ہے اور ہم دیتے ہیں، اسی کو توفیق کہتے ہیں اور کون ہے جسے توفیق کی آرزو نہ ہو۔

جھولیاں سب کی بھرتی جاتی ہیں
دینے والا نظر نہیں آتا

جب تک قیام کی منظوری ہو، بار بار خدمت اقدس میں، کھڑے، بیٹھے، مواجہہ شریف پر، قدم مبارک کی طرف، اصحاب صفہ کی طرف، ریاض الجنّۃ میں، ستونوں کے قریب، روضۂ مبارک کی چوکھٹ پر، محراب میں اور محراب کے سامنے جوش سے زیادہ ہوش سے، صلوۃ وسلام، تلاوت، نوافل میں اور گشت و تعلیم میں ہمہ تن مصروف رہیں اور جب رخصت کا وقت

آئے، تو انہیں خیالات اور عزائم کے ساتھ، باصد ہزاراں حسرت وغم، آنسوؤں سے چھلکتے ہوئے آنکھوں کے کٹورے ہوں اور دل میں جدائی کے زخم اس طرح ہنس رہے ہوں جس طرح سلگتے ہوئے کوئلے پر چنگاری ہنستی ہوئی دکھائی دیتی ہے، جی ہاں زخم ہنستے ہیں، اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوارات وتجلیّات اور یاد اور صلوٰۃ وسلام ہمارے ساتھ کئے جارہے ہیں، بطور عطیات اور خلعت کے، سارا وجود سسکیاں لے رہا ہو، ہچکیاں بندھی ہوں، بار بار حاضری کی درخواست ہو اور مواجہہ شریف پر آ کر کھڑے ہو جایئے اور رخصت طلب کیجئے اور زبان پر

اَلْوَدَاعُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْفِرَاقُ یَانَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کی رٹ لگی ہو اور ایسی حالت میں باہر آ جایئے۔

نکل جائے وہ حسرت ہے جو دل میں رہ جائے وہ ارمان ہے۔